نعیم احمد بلوچ

سید مختار علی شاہ کی یاد میں!

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

مسجد میں داخل ہوا تو چارپائی صحن میں رکھی تھی، چہرہ ڈھانپا ہوا تھا۔ انیس مفتی صاحب مجھے دیکھ کر لپکے۔ مغموم لہجے میں بولے: ''دوست کو دیکھو گے؟'' اور وہ ان کے چہرے سے کفن ہٹانے لگے۔ ان کا چہرہ اب سامنے تھا۔ آنکھیں تاب نہ لاسکیں اور نم ناک ہوگئیں۔

مادر علمی ''المورد'' سے وابستگی ہوئی تھی تو ان سے تعارف ہوا۔ اکثر ان کو رفیع مفتی اور انیس مفتی کے ساتھ دیکھا تھا۔ وہ ان کے کلاس فیلو تھے۔ وزیر آباد میں ایک ہی محلے میں ان کی رہایش تھی۔ ایک دوسرے کے انتہائی قریبی، لیکن مزاج تینوں کا ایک دوسرے سے قطعی مختلف۔ صرف اخلاص اور دین سے محبت قدر مشترک تھی۔ آغاز میں المورد کے دوستوں میں یہی وہ لوگ تھے جن کے ساتھ سب سے زیادہ اٹھنا بیٹھنا تھا۔ راہ و رسم بڑھی تو اپنی طبیعت کی سادگی اور بے تکلفی کے باعث بہت جلد وہ میرے قریبی دوستوں میں شامل ہوگئے۔ ان کو ہم پیارا اور بے تکلفی میں صرف 'مختار صاحب' کہتے تھے، ڈاکٹر خالد ظہیر اور سید منظور الحسن کی طرح برسوں کے بعد انکشاف ہوا کہ وہ بھی 'سید' ہیں، اور اس بات کا بھی بہت عرصہ کے بعد علم ہوا کہ المورد کی پہلی کلاس میں ہماری شمولیت ان کی مہربانی کی وجہ سے ممکن ہوئی۔

۱۹۸۳ء میں فورٹریس اسٹیڈیم لاہور میں جب ایک چھوٹی سے دکان میں عربی زبان کی تدریس کا آغاز ہوا تو اس میں دو کرسیاں کم پڑ گئیں۔ میرے اور محمد احسن تہامی کے لیے کرسیاں دستیاب نہیں تھیں۔ جگہ نہیں تھی، کرسیوں کے لیے پیسے نہیں تھے یا ہم دوسروں کی نسبت قدرے نئے آنے والوں میں سے تھے، بہرکیف ہم اس کلاس سے محروم ہونے والے تھے، لیکن یہ مختار صاحب تھے جنھوں نے ہمارے حق میں آواز بلند کی اور یوں ہم دونوں اس اعزاز کے حامل

ہوئے کہ المورد کے نام سے بننے والے اس ادارے کے اولین طالب علموں میں شمار ہوں۔ فورٹریس اسٹیڈیم میں یہ کلاس کچھ ماہ جاری رہنے کے بعد ۱۹۸۳ء میں گارڈن ٹاؤن کے ابوبکر بلاک کی ایک عمارت میں منتقل ہوگئی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب استاد محترم جاوید احمد صاحب غامدی سلطان پورہ میں رہایش پذیر تھے۔ سبز رنگ کا ایک سیکنڈ ہینڈ سوزوکی کیری ڈبہ انھیں سلطان پورہ سے گارڈن ٹاؤن لاتا اور رات کو واپس چھوڑتا تھا۔ اس گاڑی میں برادرم طالب محسن بھی ہوتے، بعد میں اس قافلے میں ڈاکٹر خالد ظہیر صاحب بھی شامل ہو گئے۔ مختار صاحب اس کے ڈرائیور مقرر ہوئے۔ وہ گاڑی چلانا نہیں جانتے تھے، لیکن انھوں نے چند دنوں میں ڈرائیونگ سیکھ لی۔ میری رہایش بھی ان دنوں قریب ہی تھی، اس لیے میں بھی اکثر ان کے ساتھ ہی جاتا تھا۔ اسی طرح اس کا انکشاف بھی ایک دن مختار صاحب ہی نے خود کیا کہ چند ماہ بعد ہی المورد کی عمارت کے کرایے کے لیے رقم کم پڑ گئی تھی۔ بعض اصحاب نے تعاون سے ہاتھ کھینچ لیا تھا۔ تب مختار صاحب ان لوگوں میں شامل تھے جنھوں نے دوسرے احباب کے ساتھ مل کر چندہ اکٹھا کیا۔ یہ ایڈونچر انھیں کئی دفعہ کرنا پڑا۔ انھی دنوں کی بات ہے کہ ہفتہ وار تعطیل کے باوجود المورد میں ایک خاص کلاس کا اہتمام تھا۔ پروگرام کے مطابق مختار صاحب صبح دس بجے کے قریب استاد محترم کو لینے آئے تو معلوم ہوا کہ وہ ان کے لیٹ آنے کی وجہ سے یا کسی اور سبب وہ المورد جا چکے ہیں۔ گاڑی میں اب میں اور مختار صاحب ہی تھے اور راستے میں ہم نے دوسرے احباب کو لینا تھا۔ مگر دوموریہ پل کے قریب گاڑی خراب ہوگئی۔ ہم گاڑی کو دھکا لگا کر قریبی ورکشاپ لے گئے۔ وہاں کوئی باقاعدہ مکینک موجود نہیں تھا۔ ایک شاگرد ٹائپ مکینک گاڑی کے ساتھ دل لگی کرتا رہا۔ صبح سے شام ہوگئی۔ موبائل فون کا زمانہ تو نہ تھا، لیکن ہم المورد میں اطلاع کر سکتے تھے، مگر گاڑی ٹھیک کرانے کی فکر میں ہم اس کے بارے میں سوچ ہی نہ سکے۔ یوں ہم اس افتاد کی اطلاع کسی کو نہ کر سکے۔ ادھر استاد محترم سمیت تمام لوگ پریشان تھے کہ مختار صاحب گاڑی سمیت کہاں غائب ہو گئے۔ ہم مغرب کی نماز کے قریب جب گارڈن ٹاؤن المورد پہنچے تو لوگوں نے سکھ کا سانس لیا۔ انیس مفتی اور رفیع مفتی، مختار صاحب پر بہت برسے۔ انھوں نے بتایا کہ ہمیں اسپتالوں سے لے کر مردہ خانے تک تلاش کیا جا چکا تھا۔ اور اس تلاش میں خود غامدی صاحب شامل تھے۔ مختار صاحب کا یہ کہنا بالکل درست تھا کہ لینڈ لائن فون ان دنوں بہت کم تھے اور چھٹی ہونے کی وجہ سے اس کا دستیاب ہونا بہت مشکل تھا۔ لیکن انھوں نے یہ انتہائی سخت ڈانٹ بڑی سعادت مندی سے برداشت کی۔ اس طرح کے متعدد واقعات یہ ثابت کرتے کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں صبر و تحمل کی خوبی خاص طور پر دے رکھی تھی۔

مختار صاحب المورد کی انتظامی مجلس کے ساتھ ایک عرصہ وابستہ رہے۔ ان کا شمار بلا مبالغہ ان لوگوں میں کیا جا سکتا

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

ہے جنھوں نے ابتدائی زمانے میں وسائل کی کمی کے باعث المورد کے واش رومز سے لے کر اس کے فرشوں کی صفائی تک کا کام کیا۔ غالباً رجم کے مسئلے کے باعث ادارہ جب مزید وسائل کی کمی کا شکار ہوا تو ہماری کلاس اور لائبریری گارڈن ٹاؤن سے لارنس روڈ کی ایک خستہ حال عمارت میں منتقل ہوگئی۔ ان دنوں مختار صاحب معاشی تگ و دو کے لیے کراچی منتقل ہوگئے۔ یوں وہ المورد کی باقاعدہ تدریس سے الگ ہوگئے، لیکن اپنے طور پر قرآن فہمی کا سلسلہ جاری رکھا۔

مختار صاحب بنیادی طور پر ایک روایت پسند طالب علم تھے۔ وہ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور جماعت اسلامی سے بہت متاثر تھے۔ کراچی منتقل ہونے کے بعد وہ ادارے کے علمی سفر کے ساتھ ایک طالب علمانہ تعلق برقرار نہ رکھ سکے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ انھیں مولانا مودودی کی فکر پر ہونے والی تنقید کا تجزیہ کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ یہی وجہ ہے کہ انھوں نے جماعت اسلامی کی تحریکی سرگرمیوں میں شمولیت کو اپنے لیے زیادہ مناسب خیال کیا اور جماعت اسلامی کے باقاعدہ رکن اور اس کی مجلس شوریٰ میں شامل ہوگئے۔ وہ اپنے آخری ایام تک اس وابستگی کو بڑی خوبی کے ساتھ نبھاتے رہے۔ اپنی کاروباری سرگرمیوں کے باوجود انھوں نے ''تفہیم القرآن'' سے اپنا تعلق جوڑے رکھا۔ قرآن مجید کی تدریس کے لیے باقاعدہ ایک حلقہ بھی قائم کیا جہاں ایک عرصہ انھوں نے درس قرآن بھی دیا۔

نصرت دین کے حوالے سے ان کا ایک خاص نقطۂ نظر تھا۔ وہ اس بات کو مناسب نہیں سمجھتے تھے کہ کمرشل ٹی وی کے ذریعے سے قرآن فہمی یا دینی موضوعات کی تفہیم کے پروگرام نشر کیے جائیں۔ ان کا موقف تھا کہ یہ حمیت دین کے خلاف ہے۔ اس سے تبلیغ دین کا وقار مجروح ہوتا ہے۔ اس پر خوب بحث کرتے۔ جب وہ دلائل سے قائل نہ کر پاتے تو بڑی محبت سے ضد کرتے اور وعدہ لیتے کہ آپ انھی طریقوں کو اختیار کریں گے جو انبیا علیہم السلام نے اختیار کیا تھا۔ جماعت اسلامی کے طرز سیاست کا دفاع یہ کہہ کر کرتے کہ مجھے ان کے اخلاص پر کوئی شبہ نہیں اور جب تک یہ اعتماد برقرار ہے، میں ان سے تعاون کرتا رہوں گا۔ سچی بات یہی ہے کہ دین سے محبت، دوستوں سے اخلاص اور خلق خدا سے ہمدردی کا یہ جذبہ مختار صاحب کا اصل سرمایہ تھا۔ یہ ان کی شخصیت کے قابل رشک اوصاف تھے۔

دل کی بیماری نے انھیں ہم سے مادی طور پر تو جدا کر دیا، لیکن وہ ہمارے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور انھیں آخرت میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔ آمین۔

"Note from Publisher: Al-Mawrid is the exclusive publisher of Ishraq. If anyone wishes to republish Ishraq in any format (including on any website), please contact the management of Al-Mawrid on info@al-mawrid.org. Currently, this journal or its contents can be uploaded exclusively on Al-Mawrid.org, JavedAhmadGhamidi.com and Ghamidi.net"